بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۷ اخاء ۱۳۴۳ھش ۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ اکتوبر بوقت ۹ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

○ — اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۵ و ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۴ء کی درمیانی رات مکرم سید عبد الاحد صاحب ناصر کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی نواسی ہے۔

ادارۂ الفضل اس ولادت باسعادت پر دونوں بزرگ خاندانوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالامال فرمائے۔ آمین

○ — ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء کو نماز جمعہ سے قبل مسجد مبارک میں عزیز مبشر احمد صاحب اختر ابن مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا نکاح محترم جناب مشتاق احمد صاحب بی اے ایل ایس لاہور کی صاحبزادی عزیزہ بشریٰ تقدیس صاحبہ کے ہمراہ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خطبہ نکاح پڑھتے ہوئے دونوں خاندانوں کا تعارف کرایا۔ اس سلسلہ میں آپ نے مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی خدمات سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کے دیرینہ تعلقات کا بھی ذکر فرمایا۔

نکاح کا اعلان کرنے کے بعد آپ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں نماز جمعہ کے لئے آئے ہوئے ہزاروں احباب شریک ہوئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کیلئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے اور اطاعت میں فانی ہے

مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھے دیکھا اور میرے ساتھ ہو گئے

"یقیناً منتظر رہو کہ وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ دشمن روسیاہ ہوگا اور دوست نہایت ہی بشاش ہوں گے۔ کون ہے دوست؟ وہی جس نے نشان دیکھنے سے پہلے مجھے قبول کیا اور جس نے اپنی جان اور مال اور عزت کو ایسا فدا کر دیا ہے کہ گویا اس نے ہزارہا نشان دیکھ لئے ہیں سو یہی میری جماعت ہے اور میرے ہیں جنہوں نے مجھے اکیلا پایا اور میری مدد کی اور مجھے غمگین دیکھا اور میرے غمخوار ہوئے اور ناشناسا ہو کر پھر آشناؤں کا سا ادب بجا لائے خدا تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو۔ اگر نشانوں کے دیکھنے کے بعد کوئی کھلی صداقت کو مان لے گا تو مجھے کیا اور اس کو اجر کیا اور حضرت عزت میں اس کی عزت کیا۔ مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھ کو دیکھا اور فراست سے میری باتوں کو وزن کیا اور میرے حالات کو جانچا اور میرے کلام کو سنا اور اس میں غور کی۔ تب اسی قدر قرائن سے خدا تعالیٰ نے ان کے سینوں کو کھول دیا اور میرے ساتھ ہو گئے۔ میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کے لئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے اور اپنے نفس کے ترک اور اخذ کے لئے مجھے حَکَم بناتا ہے اور میری راہ پر چلتا ہے اور اطاعت میں فانی ہے اور انانیت کی جلد سے باہر آگیا ہے۔ مجھے آہ کھینچ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ کھلے نشانوں کے طالب، وہ تحسین کے لائق خطاب اور عزت کے لائق مرتبے میرے خداوند کی جناب میں نہیں پا سکتے، جو ان راستبازوں کو ملیں گے جنہوں نے چھپے ہوئے بھید کو پہچان لیا اور جو اللہ جلّ شانہٗ کی چادر کے تحت میں ایک چھپا ہوا بندہ تھا اس کی خوشبو ان کو آگئی۔ انسان کا اس میں کیا کمال ہے کہ مثلاً ایک شہزادہ کو اپنی فوج اور جاہ و جلال میں دیکھ کر پھر اس کو سلام کرے۔ باکمال وہ آدمی ہے جو گداؤں کے پیرایہ میں اس کو پاوے اور شناخت کر لیوے۔ مگر میرے اختیار میں نہیں کہ یہ زیرکی کسی کو دوں۔ ایک ہی ہے جو دیتا ہے، وہ جس کو عزیز رکھتا ہے ایمانی فراست اس کو عطا کرتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴۹ - ۳۵۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء

حکومت کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہیئے

جب سے انتخابات کا چرچا ہونے لگا ہے ہمارے بعض علمی حلقوں میں گویا تہلکا مچ گیا ہے فرقہ بند گروہ بھی شور مچانے لگے ہیں کہ ملک میں "جمہوریت" ہونی چاہیئے۔ تاہم یہ عجیب بات ہے کہ ان میں سے اکثر جمہوریت کے معنی نہیں سمجھتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جو زیادہ سے زیادہ اسلامی قانون کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں وہ نہ تو سیاست کی الف، ب، ت جانتے ہیں اور نہ اسلام کا موقف ان کے ذہن میں واضح ہے۔ اور نہ وہ اسلام اور فساد فی الارض میں تمیز کر سکتے ہیں۔ اس کی ایک مثال "وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی کا اہم ترین فتویٰ" ہے جو المنبر کے ایڈیٹر نے خاص طور پر اپنی اشاعت اگست ۱۹۶۲ء کے ماہوار نمبر میں شائع کیا ہے۔ اس فتوے کا ماحصل انہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"اس بات سے معلوم ہوا کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا گیا ہے یا سولی پر چڑھایا گیا ہے۔ یا وہ ہجرت کر کے کشمیر چلے گئے جہاں عرصہ دراز کی زندگی کے بعد اپنی طبعی موت سے فوت ہوئے اور آسمان پر نہیں اٹھائے گئے یا یہ کہ وہ دنیا میں آچکے ہیں یا وہ تو دوبارہ نہیں آئیں گے بلکہ ان کا مثیل آئے گا اور یہ دعوے کرنا کہ آسمان سے نازل ہونے والا کوئی مسیح نہیں ہے یہ سارے خیالات اللہ پر افترا اور اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے یعنی ایسا سمجھنے والا شخص اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا قرار دیتا ہے اور وہ شخص کافر ہے۔ ایسی باتیں کرنیوالے ایسے شخص سے قرآن و سنت کے دلائل واضح کرنے کے بعد توبہ کا مطالبہ کرنا ضروری ہے اگر وہ توبہ کر کے حق کی طرف رجوع کر لے تو بہتر ورنہ اسے کفر کی حالت میں قتل کر دیا جائے"

(المنبر لائلپور اگست ۶۲ء صلا)

اس پر المنبر کے ایڈیٹر صاحب نے کاپی چھپ جانے کے بعد نسخے میں یہ حاشیہ بھی ٹائپ کر دیا ہے:۔

"نمبرا۔ اس مسئلے کا تعلق اسلامی حکومت سے ہے۔ اسلام عوام کو ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ قانون ہاتھ میں لے کر خود اقدام کریں۔ (المنبر)"

(ایضاً)

اصل دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حاشیہ بعد میں حفظ ماتقدم کے طور پر دے دیا گیا ہے۔ المنبر کے ایڈیٹر کی یہ پیش حفاظتی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات کی آگ اسی قسم کی باتوں سے بھڑکائی گئی تھی۔ اگر عوام اس فتوے پر عمل کرنے لگیں گے تو معلوم نہیں المنبر کا ایڈیٹر ان کو کس طرح روک سکے گا؟ حکومت کے ذمہ داران نظم و نسق کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔ دراصل یہ موجودہ حکومت پر بھی چوٹ ہے کہ وہ اسلامی نہیں ورنہ وہ ایسے لوگوں کو پھانسی پر چڑھا دیتی۔

معاشرہ

ایک اخبار میں محترمہ زہرہ جبیں نے یہاں کے معاشرہ کی غلاظتوں کو بہت کوسا ہے پھر اپنا ایک واقعہ بیان کرتی ہیں کہ ان کے پاس محلہ کی ایک عورت آئی جس کا بھائی انتخابات میں کھڑا ہو رہا ہے اور وہ ووٹ کا مطالبہ کیا۔ جب اس سے کہا گیا کہ آپ کے بھائی نے محلہ میں طویلہ بنا رکھا ہے جس سے محلہ میں سخت گندگی پھیلی ہوئی ہے اور ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ طویلہ اُٹھ جائے تو اس پر وہ ہمسائی غصہ میں آگئیں اور کہنے لگیں کہ میرا بھائی اپنی روزی کا ذریعہ کس طرح بند کر دے۔ بہت لے دے ہوئی۔ آخر گھر والوں کے زیر اثر یہ مان لیتی ہیں کہ آدھے ووٹ ان کے بھائی کو ضرور دئے جائیں اور طویلہ اٹھانے کی بات رفت گذشت ہو گئی۔

یہ آپ بیتی نہایت ہی سبق آموز ہے ایک طرف تو آپ یہ چاہتی ہیں کہ خواتین معاشرے کی غلاظتوں کو دور کرنے کی ذمہ داری محسوس کریں لیکن جب یہ موقعہ خود انہیں ملتا ہے تو گھر والوں کے زیر اثر ان غلاظتوں سے معاہدہ کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ کیریکٹر کی یہی کمزوری ہے جو ہم کو کسی کام میں جرأت سے کام لینے سے روکتی ہے۔ اگر آپ میں کام کرنے کا سچا جذبہ ہوتا تو صداقت پر استقلال سے قائم رہتیں اور اپنے محلہ کو غلاظتوں سے محفوظ کر لیتیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ضد کا نام استقلال ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ موصوفہ اگر چاہتیں تو امیدوار صاحب کی ہمشیرہ کو قائل کرنے کی کوشش کرتیں اور اگر وہ اس میں کامیاب نہ ہوتیں تو اپنے مؤقف پر ڈٹی رہتیں۔

سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارا معاشرہ اس وقت درست نہیں ہو سکتا جب تک ہمارے ملک میں ایسے من چلے شریف انسان رونما نہیں ہوتے جو بہر حال معاشرہ کی اصلاح چاہتے ہیں۔ بے شک ایک وقت تک ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے مگر کوشش جاری رکھی جائے تو ایک دن ضرور کامیابی ہو کر رہتی ہے۔ اگر ہمارے معاشرہ میں ہر محلہ میں کچھ ایسے شریف پیدا ہو جائیں تو چند ہی دنوں میں ہماری گلیاں اور مکان صفائی کا نمونہ بن جائیں۔

ضروری نہیں ہے کہ اس کام کے لئے لڑائی کی جائے۔ اگر یہ صاحبہ صاف صاف دو بدو ہونے سے گریز بھی کرتی ہوں تو وہ کئی دوسرے طریقوں سے اصلاح کر سکتی ہیں مثلاً وہ اس اصلاح کا آغاز اپنے گھر سے کر سکتی ہیں۔ نہ صرف اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھیں بلکہ اپنے مکان کی حد تک گلی کو بھی صاف کراتی رہیں۔ اس طرح وہ ہمسائیوں کے لئے نمونہ بن سکتی ہیں اور اس طرح یقیناً کوئی نہ کوئی دن ایسا آئے گا کہ ان صاحبہ کے امیدوار بھائی بھی اپنا فرض سمجھنے لگیں گے اور گو وہ طویلہ وہاں سے نہ اٹھائیں پھر بھی وہ حفظانِ صحت کے اصولوں کے پیش نظر جدید طریق صفائی وغیرہ اختیار کر سکتے ہیں۔ دل ہار کر معاشرے کو کوسنے سے تو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

"ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے۔ یہ گناہ میں داخل ہو گا اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں۔ اسلئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں۔" (حضرت مسیح موعودؑ)

ہمارے پاس دمِ عیسیٰؑ زمانی ہے

فساد کی نہ سُنی امن ہی کی مانی ہے
یہ ڈر نہ کہدیں 'خدا بھی تو "قادیانی" ہے'

فلک شگاف وہ نعرے لگا رہے ہیں فضول
فلک رسا مری آوازِ بے زبانی ہے

جو تھے زمین کے چشمے وہ خشک ہو کے رہے
ہمارے چشمے میں عرشِ بریں کا پانی ہے

ہمارا دین تو امروز کا ہے زندہ جہاد
تمہارا دین فقط دوش کی کہانی ہے

معالج ان کے ہیں جمہوریت کے جالینوس
ہمارے پاس دمِ عیسیٰؑ زمانی ہے

تنویر

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء

ہمارے افریقن محترم بھائی امری عبیدی صاحب مرحوم

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ

احباب اخبار میں یہ افسوس ناک خبر ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ ہمارے نہایت مخلص افریقن بھائی محترم شیخ امری عبیدی صاحب ۹ اکتوبر کو جرمنی میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ابھی ٹبورا سکول میں طالب علم ہی تھے کہ ان کی واقفیت ہمارے مبلغ شیخ مبارک احمد صاحب سے ہوئی جو حسب معمول دینیات پڑھانے کے لئے اس سکول میں جایا کرتے تھے۔ چونکہ طبیعت میں سعادت تھی اس لئے جلدی انہیں جماعت احمدیہ سے لگاؤ پیدا ہو گیا۔ اور اس کے بعد سے اس تعلق میں ہمیشہ اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ مرحوم مولائے حقیقی سے جا ملے۔

محترم شیخ امری عبیدی صاحب نے تعلیم سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ ڈاکخانہ میں ملازمت کی مگر سلسلہ کی ضروریات اور اپنے طبعی جوش کے مدنظر اس ملازمت سے مستعفی ہو کر دینی خدمات کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ اور نہایت تنگی کے ایام میں بھی بڑی خندہ پیشانی اور مستعدی سے جماعتی کاموں میں مصروف رہے۔

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے سخت پابند تھے۔ حتی الوسع نماز تہجد میں بھی ناغہ نہ ہونے دیتے تھے۔ کثرت سے سچی خوابیں انہیں آتی تھیں جن سے انہیں روحانی تسکین بھی ہوتی۔ اور اپنے دنیوی کاموں میں بھی راہنمائی حاصل ہوتی۔ ہمارے ٹانگانیکا کے افریقن احمدی احباب میں سے وہ اولین موصیوں میں سے تھے۔ اور ساری زندگی بڑے تقوے اور پارسائی میں گزاری۔ اپنا چندہ وصیت پوری باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی اجازت سے ٹانگانیکا کے دارالحکومت دارالسلام میں احمدیہ قبرستان میں جو قطعہ موصی احباب کے لئے مخصوص کیا گیا ہے اس میں دفن ہونے والے یہ پہلے موصی ہیں۔ اللہ تعالے ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور انہیں اپنے خاص فضلوں کا مورد بناتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرب عطا فرمائے۔ اور ان کے اہل و عیال کا متولی و متکفل ہو۔ آمین

مرحوم کی زندگی کے کئی پہلو ہیں اور ہمارے ہی ایسے نگ ہیں ایک نمایاں خصوصیت کے حامل ہیں۔ اللہ تعالے نے آپ کو بلند ذہنی اور دماغی قابلیتیں بخشی تھیں۔ اور ان تمام صلاحیتوں کو انہوں نے مقدور بھر دین اسلام کی ترقی اور غلبہ کے لئے استعمال کیا۔ مرحوم سواحیلی اور انگریزی میں پرجوش اور موثر تقاریر کر سکتے تھے۔ اور اپنے مافی الضمیر کو بڑے عمدہ اور مدلل پیرایہ میں پیش کر سکتے تھے یہاں تک کہ ان سے زیادہ علم اور پوزیشن کا آدمی بھی ان کی گفتگو سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا۔ سواحیلی زبان کے بلند پایہ شاعر تھے۔ اور اس فن کے اصول و قواعد کے بارہ میں انہوں نے ایک ایسی کتاب لکھی۔ جو ماہرین فن سے بھی خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ ان کے سواحیلی اشعار کا مجموعہ بھی چھپ چکا ہے۔ جو ادبی لطافتوں کے ساتھ ساتھ دینی چاشنی بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔

ہمارے مشرقی افریقہ کے مشن نے بہت سا لٹریچر سواحیلی زبان میں تیار کیا ہے۔ ان تمام تراجم اور تالیفات میں ان کا نمایاں حصہ ہے بالخصوص سواحیلی ترجمۃ القرآن کی تیاری میں انہوں نے بڑی عرق ریزی سے کام کیا۔ اور دوسرے مبلغین کے دوش بدوش اس ترجمہ کی تصحیح اور نظر ثانی میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ یہ ترجمہ ۱۹۵۳ء میں دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو کر افریقہ کے وسیع حصہ میں مقبول ہو چکا ہے۔

اس ترجمہ کی طباعت کے جلد بعد محترم شیخ امری عبیدی صاحب ربوہ تشریف لائے اور تقریباً دو سال تک مذہبی تعلیم حاصل کر کے شہادت الاجانب کی ڈگری حاصل کی۔ یہاں بھی انہوں نے بڑی کاوش سے عربی اور اردو کا علم حاصل کیا۔ اور سلسلہ کے بزرگان کی صحبت سے پورا پورا استفادہ کیا۔ بالخصوص سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ صحبت سے مستفیض ہونے کا بالالتزام اہتمام کرتے رہے۔ اور اس قیام ربوہ کو اپنی باقی زندگی میں ہمیشہ محبت اور درد سے یاد کرتے رہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کو بھی ان سے خاص محبت تھی۔ اور ایک دفعہ ان کی تقریر سنکر خوشنودی کا اظہار بر سر مجلس کرتے ہوئے فرمایا کہ امری صاحب نے تمام لوگوں کے اس تاثر کو دور کر دیا ہے۔ کہ افریقن عقل و فہم میں کسی سے پیچھے ہیں۔ مرحوم خط و کتابت کے ذریعہ ہمیشہ حضور کی خدمت میں اپنے حالات مشورہ اور دعا کے لئے پیش کرتے رہتے اسی طرح بزرگ صحابہ سے جن میں سے اکثر فوت ہو چکے ہیں۔ بڑا قریب کا تعلق رکھتے تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مرحوم رضی اللہ تعالے عنہ نے "حیات قدسی" میں اپنی قبولیت دعا کا ایک واقعہ بھی درج فرمایا ہے۔ جس کا تعلق محترم امری صاحب سے تھا۔

تبلیغ کے میدان میں مرحوم کی خدمات قابل رشک ہیں۔ آپ خدا تعالے کے دین کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے اور سلسلہ کے مخالفین اور معاندین بالخصوص پادری صاحبان کے لئے وہ تیغ برہنہ کی مانند تھے۔ آپ نے اسلام اور احمدیت کے دفاع اور عیسائیت کے خلاف مضامین سینکڑوں کی تعداد میں سواحیلی اور انگریزی میں لکھے۔ جو بڑی کڑی تنقید کے حامل ہونے کے باوجود نہایت معقول اور مدلل ہوتے اور شوق سے پڑھے جاتے تھے۔ مقامی پریس میں کوئی بھی اسلام کے خلاف بات چھپتی تو جب تک اس کا جواب نہ لکھ لیتے چین نہ لیتے تھے۔ ملکی اخبارات میں ان کے اس قسم کے اکثر خطوط چھپتے رہے اور بعض دفعہ کئی کئی خطوط ایک ہی مضمون پر شائع کرا کے مد مقابل کو لاجواب کر دیتے تھے۔ ان کی تحریر و تقریر یکساں زوردار اور موثر ہوتی تھی۔

ربوہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد جب واپس اپنے ملک میں پہنچے۔ تو سیاسی تحریک آزادی زوروں پر تھی۔ قانون کے اندر رہتے ہوئے انہوں نے بھی اس میں مناسب حصہ لیا۔ اور اس میدان میں بھی ان کا درجہ کسی سے کم نہ تھا۔ بڑے سے بڑے افریقن سیاسی راہنما ان سے مشورہ کرتے اور ان کی رائے کی قدر کرتے تھے۔

۱۹۶۰ء میں مرکز کی اجازت سے انہوں نے ملکی خدمت میں اس رنگ میں بھی حصہ لیا کہ وہ دارالسلام کے پہلے افریقن میئر منتخب ہوئے اس عہدے پر پہلے صرف یورپین یا ایشین ہی فائز ہوا کرتے تھے اور افریقنوں کو اس کا اہل ہی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ مگر مرحوم نے نہایت قابلیت اور ذمہ داری سے اسے نبھایا۔ حتی کہ دوسرے سال جب میئر کا انتخاب ہوا۔ تو وہ پھر بلا مقابلہ میئر منتخب ہو گئے۔ اسی طرح تیسرے سال پھر اس اعزاز کے لئے آپ کو چن لیا گیا۔ اور آپ ہی کے وقت میں دارالسلام کو سٹی کا اعزاز دیا گیا۔ ۱۹۶۲ء کے شروع میں ہی آپ کو ٹانگانیکا کے مغربی صوبہ کا ریجنل کمشنر مقرر کر دیا گیا۔ جس کی وجہ سے آپ کو میئر کے عہدہ سے استعفےٰ دینا پڑا۔

سیاسی میدان میں آپ نے اپنی خداداد قابلیت کے شاندار جوہر دکھائے۔ اور ریجنل کمشنر کی حیثیت سے بھی دیانت امانت اور قابلیت کا قابل تقلید نمونہ چھوڑا۔ اسی فرض شناسی کی وجہ سے جلد ہی ٹانگانیکا کے صدر نے انہیں اپنی کیبنٹ میں لے لیا۔ اگرچہ وہ اس سے پہلے بھی ٹانگانیکا کی پارلیمنٹ کے ممبر تھے۔ مگر اب وزارت انصاف کا قلمدان بھی ان کے سپرد کر دیا گیا۔ اس عہدہ جلیلہ پر فائز ہوتے ہی انہوں نے ملکی قانون کا سواحیلی زبان میں ترجمہ شروع کروا دیا۔ اور بعض بنیادی اصلاحات جاری کیں۔

۱۹۶۴ء کے شروع میں جب زنجبار کا علاقہ ٹانگانیکا سے ملا دیا گیا۔ تو انہیں تعمیر قومی و ثقافت ملیہ کی وزارت سونپی گئی۔ اس عہدہ پر فائز ہونے کے بعد آپ کی صحت خراب رہنے لگی۔ اور قریباً دو ماہ مغربی جرمنی کے شہر بان میں زیر علاج رہنے کے بعد وہیں انتقال فرما گئے۔

مرحوم اعلیٰ ملکی طبقہ میں بڑے احترام سے دیکھے جاتے تھے۔ خود صدر مملکت ٹانگانیکا کے آپ دست راست اور قابل اعتماد رفیق کار تھے۔ آپ کی نیکی اور خدا ترسی کے سب عوام و خواص معترف تھے۔ مجلس وزراء اور پارلیمنٹ میں آپ کی تقاریر بعض دفعہ سب کے سب اراکین اور حاضرین کو اپنی رائے بدلنے پر مجبور کر دیتی تھیں۔ ایک دفعہ جبکہ ملکی و غیر ملکی باشندگان کے حقوق کا سوال پارلیمنٹ میں زیر بحث تھا۔ ممبران کی اکثریت غیر ملکیوں کو ملکی لوگوں کے برابر حقوق دینے کی مخالف تھی۔ صدر ٹانگانیکا اس صورت حال سے بہت پریشان تھے۔ انہوں نے پوری کوشش کی کہ ممبران کو معقولیت سے سمجھا کر انہیں اپنا ہم خیال بنا لیں۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ حتی کہ صدر نے مستعفی ہونے کی دھمکی بھی دی۔ مگر بے سود۔ اس اختلاف رائے کی حالت میں مجلس ملتوی ہو گئی۔ پھر جب دوبارہ اس مسئلہ کے بارہ میں اظہار خیال کا موقعہ دیا گیا۔ تو شیخ امری عبیدی صاحب نے ایک گھنٹہ تک نہایت معقولیت اور جوش سے صدر مملکت کے خیال کی تائید کی۔ اور مخالف خیال رکھنے والوں کے تمام دلائل کو توڑ کر رکھ دیا۔ آخر

جب رائے لی گئی تو تمام ممبران نے متفقہ طور پر ملکی اور غیر ملکی لوگوں کو برابر حقوق دینے کا فیصلہ کیا۔ اس معرکۃ الآراء تقریر کو سُنکر تمام غیر ملکی ممبران از حد ممنون اور مطمئن ہوئے۔ اور بعض نے کہا کہ یہ جماعتِ احمدیہ کی تربیت کا اثر ہے ورنہ ہمارے حقوق اس ملک میں محفوظ نہیں تھے۔

آپ کی وفات پر زنجبار اور ٹانگانیکا ریپبلک کے صدرِ مملکت ڈاکٹر جولیئس نیریرے نے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم میں سے ان بہت سے لوگوں کے لئے جن کے ایک لمبے عرصہ سے ان کے ساتھ دوستانہ مراسم تھے۔ ان کی وفات ایک ذاتی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے مزید برآں ان کی وفات ہماری قوم کے لئے بھی ایک عظیم نقصان ہے۔ ان کی عظیم لیاقتیں اور انکی خدمات بلا لیس و پیش اس ملک کے لوگوں کے لئے ہمیشہ وقف رہیں۔ ہم اپنے درمیان اس خلاء کو برداشت کرنے کی تاب نہیں رکھتے۔"

{E. A. Standard
Nairobi 12. x. 64}

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوی اور چھ بچّے چھوڑے ہیں جن میں سے چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ ایک لڑکی شادی شدہ ہے باقی بچے چھوٹے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے اہل و عیال کا محافظ ہو اور ان کو مرحوم کی نیکیوں کا وارث بنائے آمین +

دُعا خود شفا ہے

اطبائے حاذق کو بھی یہ پتا ہے
دوا میں شفا ہے دُعا خود شفا ہے
ذرا دیکھنا کشتیٔ نوحؑ والو
کہ طوفان ہی اصل میں ناخُدا ہے
ابھی جگمگاتا ہے دل کا شبستاں
چراغِ محبت ابھی جل رہا ہے

جو بدلو تو اسلام بھی ساتھ بدلو
وگرنہ سیاست کا کیا فائدہ ہے

تنویر

محترم شیخ امری عبیدی صاحب مرحوم کی نعش پورے فوجی اعزاز کیساتھ سپردِ خاک کردی گئی

٭ جنازہ کے جلوس میں ٹانگانیکا کے صدر۔ کینیا اور یوگنڈا کے وزرائے اعظم اور دیگر اعلیٰ حکام کی شمولیت ٭ ملک بھر میں جھنڈے سرنگوں کر دئے گئے

(مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق مبلّغ مشرقی افریقہ)

عزیز مکرم شیخ امری عبیدی صاحب مرحوم و مغفور کی وفات بہت رنجدہ سانحہ ہے۔ اسلام کے ایک شیدائی اور احمدیت کے فدائی۔ قوم و ملک کے وفادار خدمت گزار کی جدائی المناک اور تکلیف دہ ہے۔ مگر مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ مولیٰ کریم کو جو پسند ہے اسی کے سامنے ہم سب کا سر تسلیم خم ہے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

خاکسار کا ارادہ ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ عزیز موصوف کی زندگی اور کارہائے نمایاں اور خدمتِ اسلام اور احمدیت کے لئے مخلصانہ جدّ و جہد اور قومی و ملکی خدمات کے متعلق مفصّل مضمون لکھوں۔ بہت سے دوستوں نے یہاں بھی خاکسار کو تحریک کی ہے اور تعزیت کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ذکرِ خیر کے طور پر حالات لکھنے کے لئے کہا ہے لیکن عاجز کی طبیعت پر اس مخلص خادمِ احمدیت کی وفات کا گہرا اثر ہے اور طبیعت میں ابھی ایسا سکون نہیں کہ بالتفصیل کچھ لکھ سکوں۔ علاوہ ازیں بعض ضروری حالات کے متعلق بھی خاکسار منتظر ہے کہ مشرقی افریقہ سے ان کی اطلاع پہنچ جائے تو طبیعت میں سکون ہونے پر حالات قلمبند کروں۔

عزیز موصوف افریقہ کی احمدیہ جماعتوں کے ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانانِ افریقہ اور اپنے ملک کے جملہ باشندوں کے لئے ایک زینت تھے۔ وہ ایک بے مثال ہیرا کی حیثیت رکھتے تھے۔ عزیز موصوف ایک قیمتی موتی تھا جو بلا مبالغہ صدیوں بعد منصّۂ شہود پر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اعلےٰ علّیین میں داخل کرے اور ان کے جملہ شاندار کارناموں کے بابرکت نتائج پیدا کرے اور ان کے جملہ افراد اور مشرقی افریقہ کے تمام احمدیوں، مسلمانوں اور باشندوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ان کے پس ماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اس وقت میں احباب کی خدمت میں دعا کی تحریک سے تدفین کے وقت کے کچھ حالات جو مجھے ابھی ابھی اپنے عزیزوں کے خطوط کے ذریعہ موصول ہوئے ہیں اور وہاں کے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ پیش کر دینا ہوں۔

مورخہ ۱۶۔ اکتوبر بروز جمعہ پانچ بجے احمدیہ قبرستان چینگومبے کے قطعہ موصیان میں انہیں دفن کر دیا گیا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کی درخواست پر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کو ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے بعد عزیز موصوف کا جنازہ غائب پڑھایا جائے۔ ہزاروں مخلصین نے اس جمعہ کو ربوہ میں جنازہ غائب پڑھا اور اسی جمعہ کو پانچ بجے بعد عصر ان کی تدفین دارالسلام میں عمل میں آئی۔ عزیز موصوف کا جنازہ ان کے گھر سے احمدیہ جماعت کے افراد نے اٹھایا اور دروازہ تک پہنچایا۔ باہر صحن میں جنازہ کو صدر جمہوریہ ٹانگانیکا و زنجبار ہز ایکسیلنسی مسٹر جولیس نیریرے مسٹر جوموکنیاٹا پرائم منسٹر کینیا کالونی۔ اور ڈاکٹر ملٹن اوبوٹے پرائم منسٹر یوگنڈا جو خصوصی طور پر عزیز موصوف کی وفات کی خبر سُنکر تدفین کے آخری فرائض انجام دینے کے لئے قریب کے ملکوں سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ نائب صدر مسٹر رشیدی کراوا ٹانگانیکا اور نائب صدر مجید کردے زنجبار سے اور حکومت کے تمام وزراء اور زنجبار کی انقلابی کونسل کے تمام ممبروں نے کندھوں پر اٹھایا اور باہر سڑک تک لائے اور میونسپلٹی کی گاڑی میں رکھا۔ اس جلوسِ تدفین میں پندرہ ہزار افریقین اور دوسری اقوام کے لوگ شامل تھے۔ ایک میل سے لمبا یہ جلوس تھا۔ موٹروں اور پیدل احباب و رفقاء اور دوستوں کا یہ قافلہ شہر سے ہوتا ہوُا احمدیہ قبرستان پہنچا۔ حصولِ آزادی کے بعد دارالسلام میں آج تک اتنا عظیم جلوس دیکھنے میں نہیں آیا۔ جمعہ کے دن حکومت نے بارہ بجے سے سرکاری تعطیل کا اعلان کر دیا تاکہ لوگ جنازہ میں شامل ہوں۔

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب قائمقام انچارج مبلغ ٹانگانیکا نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس عرصہ میں یہ بھاری اجتماع عالمِ حزن و غم میں کھڑا رہا حتیٰ کہ تدفین مکمل ہوئی اور سب سے پہلے صدر جمہوریہ ٹانگانیکا و زنجبار نے عزیز محترم شیخ امری عبیدی صاحب مرحوم و مغفور کی قبر پر پھولوں کی چادر رکھی۔ ان کے بعد زنجبار کے نائب صدر۔ کینیا کالونی اور یوگنڈا کے پرائم منسٹروں نے پھولوں کی چادریں بچھائیں اور پورے فوجی اعزاز کے ساتھ اسلام کے اس بہادر سپوت۔ احمدیت کے مخلص فرزند اور قوم و ملک کے بے لوث خادم اور اس عاجز کے نہایت ہی وفادار ساتھی اور عزیز کو جس نے پچیس سال کا عرصہ اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے خاکسار کیساتھ بسر کیا۔ سپردِ خاک کیا گیا اور مرحوم سب محبّوں کو داغِ مفارقت دے کر ہمیشہ کے لئے ہم سے جُدا ہو کر اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس جا پہنچا۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔ حکومت کے تمام اداروں اور عمارات پر ملکی جھنڈا سرنگوں کر دیا گیا۔

جماعت کے افراد مور و گورو۔ ٹانگہ۔ ڈوڈومہ۔ ٹبورہ۔ ریفوجی سیٹلمنٹ دو سو میل دور سے ریڈیو پر خبر سُنتے ہی دارالسلام پہنچ گئے اور اپنے عزیز کی آخری خدمت کو بہت احسن طریق پر انجام دیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

وہاں ہر شخص کی زبان پر عزیز مکرم شیخ امری عبیدی صاحب کی نیکی اور حسنِ کارکردگی کا عام ذکر ہے۔

چند دن تک انشاء اللہ تعالےٰ عزیز موصوف کے متعلق ایک مفصّل مضمون احباب کی خدمت میں پیش کروں گا۔

محتاج دعا:۔ شیخ مبارک احمد

"خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی پوری طاقت اور ہمّت سے اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آجاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اُٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے"+

(حضرت مسیح موعودؑ)

رشتہ داروں سے حسن سلوک کی اہمیت

(مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری مربی سلسلہ مقیم ایبٹ آباد)

اللہ تعالیٰ رشتہ داروں سے حسن سلوک کے بارے میں فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ۔

(رعد ع ۳)

یعنی جو لوگ ان تعلقات کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں جن کے قائم رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور بُرے انجام کا خوف رکھتے ہیں (وہی کامیاب ہونے والے ہیں)۔

سورہ محمد میں منافقین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ

(محمد ع ۳)

یعنی اگر تمہیں حاکم بنایا جائے تو تم زمین میں فساد پیدا کرو گے اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کرو گے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے پس انہیں بہرا اور اندھا بنا دیا ہے۔

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے تعلقات کو قائم رکھنے کی ہدایت کی ہے۔ پہلی آیت میں ایسا کرنے والوں کو آخرت کی کامیابی کی بشارت دی ہے۔ اور دوسری آیت میں صلہ رحمی نہ کرنے والوں یا قطع تعلق کرنے والوں کو منافقین کی علامت قرار دیا ہے۔ اور پھر فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور یہ لوگ روحانی لحاظ سے بہرے اور اندھے ہیں۔ یعنی حق کی شناخت سے محروم ہیں۔

خدا کے انبیاء اور مامورین دُنیا میں مومنین کی جس جماعت کی بنیاد ڈالتے ہیں ان میں وہ باہمی اخوت اور محبت چاہتے ہیں۔ اور جسمانی رشتہ رکھنے والوں سے حُسن سلوک کی ہدایت دیتے ہیں کیونکہ انسانی زندگی عموماً رشتہ داروں کے ساتھ گزرتی ہے اور ان سے انسان کو اکثر واسطہ پڑتا ہے۔ اور رشتہ داری ایک دوسرے کے نیک و بد سے جو نسبت دوسروں کے واقف ہوتے ہیں اس لئے ان کے ساتھ انسان کی زندگی انتہائی خوش اسلوبی سے گزرنی چاہیئے۔ انجام کے لحاظ سے یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اور تکمیلِ ایمان کا باعث بنے گا۔

رشتہ داروں سے حُسن سلوک ایمان کا حصہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتہ داروں سے حُسن سلوک کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ رشتہ داروں سے ملاپ کرے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ نیکی کی بات کہے یا خاموش رہے۔ (متفق علیہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک رشتہ داروں سے انسان تعلقات قائم نہیں کرتا اس کا ایمان کامل نہیں ہے۔ ایک اور حدیث ابو محمد جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

(متفق علیہ)

یعنی جنت میں قطع تعلق کرنے والا داخل نہیں ہوگا۔ ایک روایت میں ہے قاطع رحم یعنی رحمی۔ رشتہ داروں سے قطع کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ابو ایوب خالد بن زید انصاریؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتا دیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے بچائے۔ فرمایا اللہ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔

صلہ رحمی، کشائش رزق اور طولِ عمر کا باعث ہے

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْٓ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔

(متفق علیہ)

یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کشائش ہو اور اس کی عمر لمبی ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے حُسن سلوک کرے۔

رزق میں کشادگی سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ ضرورت کے وقت رشتہ دار اس کی مدد کریں گے اور لمبی عمر سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ جب رشتہ داروں سے نیک سلوک کیا ہوگا تو ان کے ذریعہ مدت تک نیک نام رہے گا یا یہ کہ اس کے ہاں اولاد صالح ہوگی جو اس کے پیچھے اس کے لئے مغفرت کی دُعا مانگتی رہے گی بات یہ ہے کہ جس انسان کا ذکر خیر باقی رہے اُسی کی عمر لمبی ہوتی ہے۔ یعنی مرنے کے بعد بھی وہ لوگوں میں یاد کیا جاتا ہے اور جس کا نام زندہ ہے وہ نہیں مرتا۔ مرتا وہی شخص ہے جس کا نام زندہ نہیں رہتا۔ انسان کو دو ہی وجہ سے یاد کیا جاتا ہے۔ یا نیکی کی وجہ سے جو وہ زندگی میں کر گیا ہو یا بدی کی وجہ سے۔ پس انسانی زندگی کا خلاصہ نیکی یا بدی ہے۔ جب ایک نیک آدمی مرتا ہے تو سب کہتے ہیں بڑا نیک اور ہر ایک سے اچھا سلوک کرنے والا تھا اور جس کی نیکی جس قدر پائیدار ہوگی اسی قدر اس کی عمر لمبی ہوگی۔ پس جو چاہتا ہو کہ مرنے کے بعد بھی میں نیکی سے دُنیا میں یاد کیا جاؤں تو وہ لوگوں سے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے تا وہ ان نیکیوں کے ذریعہ دنیا میں یاد کیا جائے۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ داروں کو حق ادا کرنے والا وہ شخص نہیں جو احسان کے عوض احسان کرے بلکہ وہ ہے جو ان سے اس وقت تعلقات قائم رکھے۔ جب وہ قطع تعلق کرتے ہیں۔ (بخاری)

ابوہریرہؓ سے ایک اور روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میرے رشتہ دار ہیں میں اُن سے ملتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ میں اُن سے احسان کرتا ہوں وہ مجھ سے لڑائی کرتے ہیں اور میں ان سے درگزر کرتا ہوں وہ مجھ سے جہالت سے پیش آتے ہیں۔ فرمایا "اگر واقعی تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے بیان کیا تو گویا تو اُن کے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہے گا۔ جو اُن پر تجھے غالب رکھتا رہے گا۔" (مُسلم)

قطع تعلق کرنے والا رحمتِ الٰہی سے کٹ جاتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم عرش کے ساتھ آویزاں ہے اور کہتا ہے جس نے مجھ کو جوڑا اس کو خدا نے جوڑا اور جس نے مجھ کو کاٹا اس کو خدا نے کاٹا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو رحم نے کھڑے ہو کر (زبانِ حال سے) کہا۔ کیا یہ اس کا مقام ہے جو تجھ سے قطع رحمی سے پناہ مانگے اور فریاد چاہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہاں! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ہوں جو تجھ سے ملے، اور اس سے قطع تعلق کروں جو تجھ سے قطع تعلق کرے۔ رحم نے عرض کی کہ ہاں میں راضی ہوا۔ فرمایا تو یہ تیرا مقام ہے۔ پھر حضور نے فرمایا کہ اگر چاہو تو میری بات کی سند قرآن کی اس آیت سے لو کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو فرماتا ہے۔ "پس کیا یہ امر قریب نہیں کہ اگر تم زمین میں حاکم بنو تو فساد کرو گے اور رشتوں کو کاٹ دو گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔ ان کو بہرہ کر دیا ہے اور اندھا بنا دیا ہے۔" (بخاری و مسلم)

پس صلہ رحمی اور اقارب سے نیک سلوک تمام سوشل تعلقات کی بنیاد ہے۔ آج کل رشتہ دار معمولی باتوں پر لڑتے جھگڑتے نظر آتے ہیں اور ایک دوسرے کو برداشت نہیں کرتے ان احادیث سے ظاہر ہے کہ جو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے بگاڑتا ہے خدا بھی اس سے تعلق نہیں رکھتا۔ سب سے قریبی رشتہ رحم کے لحاظ سے ماں کا ہے۔ پھر بھائی۔ بہن۔ چچا۔ ماموں۔ خالو۔ سالے۔ سالیاں۔ ساس۔ خسر وغیرہ درجہ بدرجہ ان سب سے حُسن سلوک کرے تا کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے حسن سلوک کرے۔

بد سلوکی کی وجہ سے دُعا بھی قبول نہیں ہوتی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کی دُعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک گناہ کی دُعا نہیں مانگتا اور قطع رحم کی، جب تک کہ جلدی نہیں کرتا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ جلدی کرنا کیا ہے؟ فرمایا یہ کہنا کہ میں نے دعا کی۔ میں نے دعا کی تو وہ قبول نہیں ہوئی۔ پھر اس پر تھک کر بیٹھ جاتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے۔ (مسلم و ترمذی)

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ گناہ اور قطع رحم کی دعا قبول نہیں ہوتی اور اس کے یہ معنے بھی ہیں کہ جب تک قطع رحم نہیں کرتا دعا قبول ہوتی ہے اور جب قطع رحم کرتا ہے تو دعا قبول نہیں ہوتی۔

سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسکین کو صدقہ دینا تو محض صدقہ ہے۔ مگر رشتہ دار کو صدقہ دینا دو اجر رکھتا ہے۔ صدقہ کا بھی اور صلہ رحمی کا بھی۔

پس جہاں تک ہو سکے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرتے رہنا چاہیئے۔

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تحریک جدید کا کام کیوں زیادہ توجہ کا مستحق ہے

"تحریک جدید کا کام چونکہ دنیا میں پھیلتا جاتا ہے۔ اس لئے کئی ممالک کی طرف سے مشن کھولنے کی درخواستیں آ رہی ہیں۔ اب ہمارے لئے یہ بڑی مشکل ہے کہ ہم انہیں کہدیں کہ چونکہ ہماری جماعت پر بہت زیادہ مالی بوجھ ہے اس لئے ہم مشن نہیں کھول سکتے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے پیش نظر جو آپ نے اپنے خطبہ جمعہ بتاریخ ۱۹ر نومبر ۱۹۵۴ء کو فرمایا۔ یہ بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ اس وقت تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی کیوں زیادہ توجہ کی مستحق ہے۔ یاد رہے کہ ۳۱ر اکتوبر ۶۴ء کو وعدوں کا سال اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

ہر فرد جماعت کو اللہ تعالیٰ کے مقبول گروہ میں شامل ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"ہزارہا آدمی ہماری جماعت میں ایسے ہیں جو بسا اوقات چندہ کے لئے فاقہ برداشت کرتے ہیں۔ جو بسا اوقات اپنے بیوی۔ بچوں کا پیٹ کاٹ کر دیدیہ بھیجتے ہیں اور اس تنگی کے باوجود اپنے دل میں بشاشت پاتے ہیں۔ خدا کا قرض اس لئے ہے کہ اُسے ادا کر دیا جائے۔ درحقیقت یہی لوگ ہیں جن کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی ہے۔"

ہر فرد جماعت کا فرض ہے کہ تحریک جدید یعنی اکناف عالم میں اشاعت اسلام کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے اس مقبول اور منظور نظر گروہ میں شامل ہو جائے۔ جس کا ذکر حضور ایدہ اللہ نے اپنے مذکورہ بالا ارشاد میں فرمایا ہے۔ یاد رہے کہ تحریک جدید کا سالی وعدوں کے اعتبار سے ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

امانت فنڈ کے متعلق ضروری وضاحت

بعض احباب غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ امانت فنڈ میں رکھی جانے والی نصاب کے مطابق رقوم پر سال گزر جانے کے باوجود زکوٰۃ نہیں۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق صرف وہ رقوم زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں جو امانت غیر تابع مرضی کے طور پر جماعت کے پاس جمع ہیں اور سلسلہ ان کو استعمال میں لا کر ان سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔

احباب اس وضاحت کو مدنظر رکھیں اور اس کے مطابق عمل کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

ولادت

میرے لڑکے عزیزم چوہدری بشیر احمد صاحب منیجر جنگو ڈرائی کلینرز کے ہاں مورخہ ۱۶/۱۷ اکتوبر ۶۴ء کی درمیانی رات کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔

(خاکسار (چوہدری) نور محمد محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ)

۳۔ پاکستان نیوی میں مستقل کمشن

امتحان داخلہ ۱۲/۲ تا ۱۲/۵ ۶۴ء۔ کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور میں۔

شرائط۔ غیر شادی شدہ۔ انٹر میڈیٹ (فزکس یا ریاضی)

درخواستیں ۱۱/۱۱/۶۴ تک نیول ہیڈکوارٹرز میں پہنچنی لازم۔ فارم ایجوکیشن ڈائرکٹریٹ نیول ہیڈکوارٹرز کراچی سے یا جنرل ہیڈکوارٹرز راولپنڈی سے یا کسی دفتر بھرتی سے ملیں۔ پ ٹ (۱۶/۱۰/۶۴)

(ناظر تعلیم ربوہ)

۔۔۔ میں بہت کم دوست شامل ہو سکے۔ احباب سے جنازہ غائب ادا کرنے اور مغفرت کی دعا کرنے کی درخواست ہے۔

برائے توجہ عازمین حج

(مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے۔ وکیل المال اول۔ ربوہ)

یہ امر احباب جماعت کے علم میں آچکا ہوگا کہ حکومت کی طرف سے ۱۹۶۵ء میں حج بیت اللہ شریف کے سلسلہ میں درخواستیں طلب کی جا رہی ہیں۔ بحری جہاز کے تیسرے درجہ کے مسافروں کو اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور دیگر درجات بحری سفر و ہوائی سفر نیز حج بدل کا ارادہ رکھنے والوں کو اپنی درخواستیں ڈویژنل کمشنر صاحب بہادر کے دفتروں میں بذریعہ ڈاک (رجسٹرڈ) ۱۰ر نومبر ۶۴ء تک پیش کر دینی چاہئیں۔ حج کی درخواست کے فارم اور مطبوعہ لفافے نیز مفصل ہدایات کے لئے بھی انہی دفتروں سے رجوع فرمایا جائے۔

ہماری جماعت کے بھائی اور بہنوں میں سے متعدد ذی استطاعت افراد بھی اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کیلئے کوشاں ہوں گے۔ چنانچہ ابھی تک خاکسار کو ایسے تین دوستوں کا علم ہوا ہے جو یہ ہیں۔

(۱) مکرم سید احمد شاہ صاحب کوٹلی مومن ضلع سیالکوٹ۔

(۲) " عبدالحمید صاحب ابن مکرم حکیم نظام جان صاحب گوجرانوالہ۔

(۳) " چوہدری علی احمد صاحب پٹواری نہر چک ۷۸ جنوبی ضلع سرگودھا۔

اللہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص برکات سے نوازے۔ آمین

دیگر عازمین حج سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے کوائف سے خاکسار کو مطلع فرمائیں تاکہ جملہ عازمین کا باہمی تعارف کروا دیا جائے اور اس طرح وہ سب اس مقدس سفر میں اجتماعی برکات سے متمتع ہو سکیں۔

تعمیر مساجد ممالک صدقہ جاریہ ہے

(۵۵۱ تا ۵۶۰)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے بیس۲۰/ روپے یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۵۵۱۔ دوکانداران گولبازار ربوہ بذریعہ مکرم سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی ۵۶۔۴۸ روپے

۵۵۲۔ مکرم میجر ملک مبارک احمد صاحب بذریعہ مکرم کیپٹن ملک عبداللہ خان صاحب باب الابواب ربوہ ۰۰۔۱۰۰ "

۵۵۳۔ محترمہ احمدی بی صاحبہ بیگم ملک ممتاز علی صاحب دارالصدر غربی۔ ربوہ ۰۰۔۶۰ "

۵۵۴۔ احباب جماعت احمدیہ ملتان شہر بذریعہ مکرم میاں غلام رسول صاحب ۰۰۔۴۰ "

۵۵۵۔ " " سرگودھا بذریعہ مکرم بابو محمد عالم صاحب ۲۵۔۱۳۷ "

۵۵۶۔ " " سیالکوٹ شہر بذریعہ مکرم میاں محمد احمد صاحب قمر سنوری ۵۰۔۲۹ "

۵۵۷۔ مکرم کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد خاں صاحب مظفر گڑھ ۰۰۔۲۰ "

۵۵۸۔ احباب جماعت احمدیہ گوجرانوالہ بذریعہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب ۰۰۔۳۲ "

۵۵۹۔ " " کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب ۶۳۔۵۴ "

۵۶۰۔ مکرم چوہدری مہر خاں صاحب چک ۱۰۹ گ ب ضلع لائل پور ۰۰۔۵۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دُعا

• حکیم محمد صدیق صاحب آف میانی ایک ہفتہ سے علیل ہیں۔ • اشفاق حسین صاحب قائد خدام الاحمدیہ مالیر کراچی اکثر بیمار رہتے ہیں۔ • مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ایم۔ او ربوہ کی اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ • عبدالقیوم صاحب پوسٹل کلرک کے والد صاحب بھیرہ میں سخت بیمار ہیں • عبدالرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ کے والد محترم بندش پیشاب سے بیمار ہیں۔ • چوہدری اسلم حیات صاحب حافظ آباد میں بعارضہ نمونیا و بخار بیمار ہیں احباب ان سب کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

• جمیل احمد صاحب مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں لکھتے ہیں کہ ان کے گاؤں مندرانی میں بخار کا بہت زور ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری اور وبا کو دور فرمائے۔ • ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب چک ۱۶۶ مراد محمود احمد ضلع بہاولنگر بعض پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

• برکت علی صاحب الہامی لکھتے ہیں کہ حاجی فضل الدین صاحب ۱۵ر اکتوبر کو فوت ہو گئے ہیں جنازہ میں ۔۔۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے تعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے گا بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندہ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مثل نمبر ۱۷۴۷۷:۔

میں چوہدری نظام دین ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر ۱۰۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن چک ۱۰۷ مہر فتح حال چک ۲۷۹۔ٹی۔ڈی۔اے لیہ ڈاک خانہ چک ۱۰۴ ر الیف ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ نقدی ۹۰۰/- روپے ہے اور غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے میری آمد مبلغ نو صد روپے سالانہ ہے جو مجھے میرے لڑکوں کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتی ہے اس کے علاوہ مجھے کوئی آمد نہیں ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی، اگر میں کوئی اور آمد اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا نیز میری وفات کے وقت میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری نظام دین اصحابی باجوہ ساکن چک ۱۰۷ حال چک نمبر ۲۷۹ ٹی ڈی اے لیہ۔

گواہ شد۔ عطاء اللہ امیر جماعت احمدیہ ضلع مظفر گڑھ

گواہ شد۔ چوہدری محمد اعظم پسر خود چک نمبر ۲۷۹ ٹی ڈی اے لیہ ضلع مظفر گڑھ۔

مثل نمبر ۱۷۴۷۸:۔

میں چوہدری سردار احمد ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے زمین واقعہ درگا ئی ضلع سیالکوٹ چار کنال مالیتی بارہ صد روپیہ (۲) میرا گزارہ تنخواہ ماہوار ملٹری ملازمت پر ہے اس وقت مجھے گزارہ کے طور پر ایک صد پچاس روپیہ ۱۵۰/- ماہوار مل رہے ہیں۔ میں جائداد مندرجہ بالا نیز اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری اور کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے اپنی زندگی میں اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد میری جو منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری وصیت تاریخ منظوری سے جاری ہوگی۔ العبد۔ سردار احمد ولد چوہدری عنایت اللہ مرحوم ۲۹۲/K پی محلہ ظفر الحق روڈ راولپنڈی حال حوالدار سردار احمد A کمپنی I بٹالین۔ ای۔ ایم۔ ای سنٹر کوئٹہ۔ گواہ شد نصیر احمد ناصر مربی ضلع سرگودہا۔ گواہ شد مبارک احمد وصیت نمبر ۱۵۲۲۳۔ ۳۲۹/K کمیٹی محلہ راولپنڈی۔

مثل نمبر ۱۷۴۷۹:۔

میں فاطمہ بیگم زوجہ شیخ سراج الدین قوم نومسلم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن پتوکی ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد ایک عدد مشین سلائی قیمت ۳۰۰/- روپے جو میں نے اپنے خاوند سے مہر کے عوض لی ہوئی ہے اور نقد مبلغ ۲۰۰/- روپے کل جائداد مبلغ ۵۰۰/- روپے کی مالیت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائداد زندگی میں اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس وقت میری کوئی آمدنی نہیں اگر کوئی آمدنی ہوئی تو جو بھی آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتی رہوں گی الامتہ فاطمہ بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ احقر۔ اللہ دتا صدر جماعت احمدیہ پتوکی ضلع لاہور۔

گواہ شد۔ شیخ سراج الدین خاوند موصیہ پتوکی۔

مثل نمبر ۱۷۴۸۰:۔

میں محی الدین ولد ڈاکٹر فیروز الدین قوم قطب شاہی کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۲۳ مارچ ۱۹۵۹ء ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ایک سو اسی روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میں چندہ ۱۶/۷ سے ادا کرتا رہوں گا۔ العبد محی الدین مکان نمبر ۱۱۰۸/D محلہ کرتار پورہ راولپنڈی شہر گواہ شد۔ محمد عبد القیوم سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ۔ راولپنڈی گواہ شد رحیم بخش سیکرٹری مال مرکزی معرفت مسجد نور مری روڈ۔ راولپنڈی۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ حال راولپنڈی۔

مثل نمبر ۱۷۴۸۱:۔

میں بشیراں بیگم بنت شیخ محمد رمضان صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی سوا تولہ قیمتی ۱۶۰/- روپے (۲) انگوٹھی طلائی وزنی چار ماشہ ۴۰/- روپے (۳) نقد ۱۰۰/- روپے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی، نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے والد صاحب کی طرف سے دس روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامتہ بشیراں بیگم گواہ شد بشیر احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی گواہ شد۔ رحیم بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ راولپنڈی معرفت مسجد نور مری روڈ۔ راولپنڈی۔

مثل نمبر ۱۷۴۸۲:۔

میں محمد سلیمان ولد ہدایت اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۵ جنوبی ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودہا۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میری زرعی زمین دس ایکڑ بیان موضع چک ۳۵ جنوبی میں ہے جس کی موجودہ قیمت بیس ہزار روپیہ ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میں اپنی زرعی اراضی کا حصہ وصیت منشی کے بھاؤ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جائے۔

العبد محمد سلیمان ولد چوہدری ہدایت اللہ۔

گواہ شد۔ ہدایت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۵ ۔ والد موصی

گواہ شد۔ عطاء اللہ امیر ضلع مظفر گڑھ حال چک نمبر ۳۵ جنوبی۔ سرگودہا۔

مثل نمبر ۱۷۴۸۳:۔

میں غلام علی ولد رحیم بخش صاحب قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر ۶۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن راولپنڈی ڈاک خانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

I ۔ ایک مکان واقعہ صدر راولپنڈی مالیت ۹۰۰۰/- روپے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

II ۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۱۸۹ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میں چندہ وصیت اس ماہ سے ہی ادا کرتا رہوں گا۔ العبد غلام علی مکان ۶۸/۶۶ ۲۳ پریم گلی صدر راولپنڈی۔

گواہ شد۔ عبد الحی ولد شیخ غلام علی

گواہ شد۔ محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی

گواہ شد۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا حال راولپنڈی۔

لائل پور کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم صوفی سمیع اللہ صاحب

ایجنٹ الفضل سانگلہ ہل

سے حاصل کریں

علمی و دینی مصروفیات اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد

اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئے

نماز تہجد، قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درس، علمی و ورزشی مقابلے، مجلس شوریٰ کا انعقاد

حضور کی منظوری سے صدر خدام الاحمدیہ کے عہدہ پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا مزید دو سال کے لئے تقرر

ربوہ:۔ اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات جو یہاں مورخہ ۲۳ اکتوبر کو شروع ہوئے تھے علمی و دینی مصروفیات اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۵ اکتوبر کی شام کو نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئے۔ اطفال کے اس بائیسویں اجتماع میں مورخہ ۲۵ اکتوبر کو گیارہ بجے دن محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے انعامات تقسیم فرمانے کے بعد اطفال کو اختتامی خطاب سے نوازا انہیں بیش بہا نصائح فرمائیں۔ خدام کے اجتماع میں جو ترتیب کے لحاظ سے ان کا ۲۳ واں سالانہ اجتماع تھا مورخہ ۲۵ اکتوبر کی شام کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور پھر اختتامی خطاب میں سورہ ہود کی ابتدائی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے خدام کو استغفار اور توبہ سے کام لینے اور اس طرح اپنی ہستی پر ایک موت وارد کر کے نئی حیات سے ہمکنار ہونے کی تلقین کی۔ اس پُر اثر خطاب کے بعد آپ نے خدام کو واپس جانے کی اجازت دی اور انہیں ایک پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ رخصت کیا۔

شامل ہونے والے خدام و اطفال۔

امسال بھی خدام و اطفال گزشتہ سال کی نسبت زیادہ تعداد میں اپنے اپنے اجتماعات میں شریک ہوئے۔ گزشتہ سال ربوہ کی مقامی مجلس اطفال الاحمدیہ کو چھوڑ کر ۳۵ بیرونی مجالس کے ۳۷۰ اطفال نے اجتماع میں شرکت کی تھی امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۱ بیرونی مجالس کے ۶۱۲ اطفال شریک ہوئے یعنی گزشتہ سال کی نسبت امسال بیرونی مجالس میں ۱۶ کا اور ان کے اطفال میں ۲۴۲ کا اضافہ ہوا۔ ربوہ کی مجلس اور اس کے ۱۲۴۰ اطفال کو ملا کر امسال مجموعی لحاظ سے ۵۲ مجالس کے ۱۸۵۲ اطفال نے اجتماع میں شمولیت کی سعادت حاصل کی

امسال دو صد سے اوپر مجالس خدام الاحمدیہ کے ۲۸۱۷ خدام اجتماع میں شریک ہوئے ۱۳۴۶ خدام بیرونی مجالس سے ربط رکھتے تھے اور ۱۴۷۱ خدام ربوہ کی مقامی مجلس کے تھے۔ گزشتہ سال بیرونی مجالس کے ۱۰۹۲۔ اور ربوہ کی مقامی مجلس کے ۱۴۱۲ خدام نے اجتماع میں شرکت کی تھی، (حوالہ کے لئے دیکھیں الفضل ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء) سو گویا امسال بیرونی مجالس کے شریک ہونے والے خدام میں ۲۵۴ خدام کا اور ربوہ کی مقامی مجلس کے شریک ہونے والے خدام میں ۵۹ خدام کا اضافہ ہوا۔ اس لحاظ سے مجموعی طور پر گزشتہ سال کی نسبت ۳۱۳ خدام زیادہ شریک ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اجتماع کے اختتامی اجلاس میں جو ۲۵ اکتوبر ۴ بجے سہ پہر منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی طرح انصار صاحبان اور اطفال نے بھی شرکت کی انصار۔ خدام اور اطفال کو ملا کر اختتامی اجلاس میں حاضری پانچ ہزار سے بھی اوپر تھی۔

دعاؤں اور ذکر الٰہی کا پاکیزہ ماحول

خدام نے یہ تین دن حسب معمول دعاؤں اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں بسر کئے۔ پروگرام روزانہ علی الصبح ۴ بجے نماز تہجد کی ادائیگی سے شروع ہو کر بالعموم ساڑھے دس بجے شب اور کبھی اس سے بھی زیادہ دیر تک جاری رہتا تھا، اس تمام عرصہ میں خدام نے باجماعت نماز تہجد اور پنجگانہ نمازوں کی بالالتزام ادائیگی کے علاوہ قرآن مجید۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے درس اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبانی "ذکر حبیب" اور "تلقین عمل" کے پروگرام کے ماتحت بزرگان سلسلہ کی تقاریر سنیں۔ نیز علمی و ورزشی مقابلہ جات میں خوب ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا۔ مزید برآں خدام کی مجلس شوریٰ کے اجلاس بھی منعقد ہوئے جن میں مجالس کے نمائندگان نے شرکت کی۔ نماز تہجد ۲۳ اور ۲۴ اکتوبر کی درمیانی شب محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اور ۲۴ اور ۲۵ اکتوبر کی درمیانی شب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے پڑھائی۔ دونوں روز خدام نے بہت کثیر تعداد میں نماز تہجد میں شریک ہونے کی غیر معمولی سعادت حاصل کی۔ نماز تہجد کے دوران دنیا میں غلبہ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت یابی کے لئے نہایت درد و سوز اور تضرع و ابتہال کے ساتھ دعائیں مانگی گئیں۔ خوش قسمت ہیں وہ نوجوان جنہیں خصوصی دعاؤں اور عبادت الٰہی کے ایسے غیر معمولی موقع سے فیضیاب ہونے کی سعادت میسر آئی۔

دو سال کے لئے نئے صدر کا انتخاب

امسال حسب قواعد دو سال کے لئے نئے صدر کا انتخاب بھی ہونا تھا۔ چنانچہ یہ انتخاب مورخہ ۲۴ اکتوبر کو ۳ بجے سہ پہر مجلس شوریٰ کے اجلاس میں عمل میں آیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے اس موقع پر صدارت کے فرائض انجام دے کر انتخاب کی کارروائی کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ صدر کے عہدہ کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ محترم سید محمود احمد صاحب ناصر، محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اور مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی کے نام پیش ہوئے۔ ان میں سے علی الترتیب پہلے تین اصحاب کے ووٹ باقی دو اصحاب سے زیادہ تھے حسب قواعد اُن تین اصحاب کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ تا کہ حضور ان میں سے کسی ایک کے صدر مقرر کئے جانے کی منظوری عطا فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ان میں سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو (جن کے ووٹ سب سے زیادہ تھے) مزید دو سال کے لئے صدر مقرر کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔ حضور کی اس منظوری کا اعلان محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مورخہ ۲۵ اکتوبر کو ایک بجے دوپہر کے قریب مقام اجتماع میں تشریف لا کر فرمایا۔

اختتامی اجلاس

اجتماع خدام کا اختتامی اجلاس مورخہ ۲۵ اکتوبر کو ۴ بجے سہ پہر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے کی۔ گزشتہ سال شوریٰ میں ضلع وار قیادتوں کو حسن کارکردگی کا انعام دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ امسال ضلع لائل پور اور ضلع لاہور کی قیادتیں دونوں اول انعام کی حقدار پائی تھیں اور ضلع سرگودھا کو دوم انعام کا مستحق قرار دیا گیا تھا۔ محترم صاحب صدر کی درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ان ضلعی مجالس کے قائدین یا ان کے نمائندوں کو ان کی سندات عطا فرمائیں۔ اسی طرح امسال بھی جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ میں کارکردگی کی بناء پر مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ ہی اول رہنے کے باعث علم انعامی کی مستحق قرار پائی تھی۔ محترم صاحب صدر کی درخواست پر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ کو علم انعامی عطا فرمایا مکرم قائد صاحب سیالکوٹ اور ناظم صاحب اطفال سیالکوٹ نے اسٹیج پر آ کر آپ سے یہ خصوصی انعام حاصل کیا ان خصوصی انعامات کی تقسیم کے بعد صاحب صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اجتماع کے علمی اور ورزشی مقابلوں میں نمایاں امتیاز حاصل کرنے والی مجالس اور خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔

ازاں بعد آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے محترم جناب سید داؤد احمد صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو چالیس سال کی عمر ہونے کے بعد انصار اللہ میں شامل ہونے پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور تمام خدام کی طرف سے پرخلوص طور پر الوداع کہا، آپ نے محترم سید داؤد احمد صاحب کی خدمات کا ذکر کرنے کے بعد انہیں اپنے لئے اور تمام خدام کے لئے نمونہ قرار دیا اور الوداعی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ان کے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں انصار اللہ میں بھی اسی قسم کی خدمات بجا لانے کا موقع دے۔

اس کے بعد آپ نے خدام سے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے بالخصوص ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انفرادی اور اجتماعی نظم و ضبط کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے قربانی و ایثار کی ایک مثال قائم کرنے تحریک جدید کے ضمن میں اپنی خصوصی ذمہ داریاں ادا کرنے مرکز سلسلہ کے ساتھ دلی وابستگی کو ترقی دینے خاندانی روایات کے سلسلہ دعائیں کرنے اور تحریک جدید کے میدان میں نام پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر آپ نے سورہ ہود کی ابتدائی آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے استغفار اور توبہ کو اپنا شعار بنا کر اپنی ہستی پر فنا کی کیفیت وارد کرنے اور اس طرح ایک نئی بقاء اور نئی حیات سے ہمکنار ہونے کی اہمیت پر بہت دلنشیں پیرایہ میں روشنی ڈالی آپ کے خطاب کا یہ حصہ اس قدر پُر اثر تھا کہ فضا پُر جوش اسلامی نعروں سے بار بار گونج اٹھتی رہی۔

۴۵ منٹ کے اس اختتامی خطاب کے بعد آپ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس کے اختتام پر آپ نے خدام کو واپس جانے کی اجازت دیتے ہوئے اجتماع کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ اس طرح خدام الاحمدیہ کا ۲۳ واں سالانہ اجتماع دعاؤں اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں پر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔